آخر درست کیا ہے؟

کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہے

قسط 01

(قسط:01)

کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہے؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

آج کل کچھ طبقوں میں یہ جملہ دہرانے کا فیشن عام ہے کہ اسلام زوال پذیر ہے اور اس کی بڑی وجہ اجتہاد کا دروازہ بند ہونا ہے اور اس بندش کا سبب علمائے دین ہیں کیونکہ ان پر جمود طاری ہے، وہ زمانے کی رفتار کے مطابق چل نہیں پارہے۔ آیئے ذرا عقلِ سلیم کی روشنی میں اس الزام کا تجزیہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال جعلی حکیموں اور جعلی ڈاکٹروں کے اُس احتجاج کی طرح ہے جنہیں حکومت کے محکمۂ صحت سے یہ شکایت ہے کہ انہیں پریکٹس کیوں نہیں کرنے دی جارہی؟ لوگوں کا علاج کیوں نہیں کرنے دیا جارہا؟ اس کا جواب ہر معقول شخص یہی دے گا کہ آپ نااہل ہیں اور نااہلوں کو لوگوں کی جان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، لہٰذا آپ کے لئے طبی اجتہاد کا یہ دروازہ بند ہے۔ یہی معاملہ دینی احکام کا ہے کہ نااہلوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ نااہل ہیں اور نااہلوں کو لوگوں کے دین و ایمان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی لہٰذا آپ کے لئے شرعی اجتہاد کا یہ دروازہ بند ہے۔ اس بندش پر نااہلوں کا احتجاج جاری ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ جس اجتہاد سے منع کیا جاتا ہے وہ نااہلوں کا اجتہاد ہے۔

اِن نااہلوں اور قابلِ بندش لوگوں میں کئی طرح کے افراد داخل ہیں، وہ بھی کہ جنہوں نے قرآن و حدیث پڑھا ہی نہیں لیکن اجتہاد فروشوں کے بقول انہیں اِس دلیل سے اجتہاد کی اجازت دیدی جائے کہ چونکہ ملک کے لوگوں نے انہیں منتخب کرکے کسی دار الحکومت کی کسی بڑی سی بلڈنگ میں بٹھایا ہوا ہے، لہٰذا وہ اجتہاد کریں گے۔ اب علماء کہتے ہیں کہ بھئی یہ بلڈنگ میں بیٹھے لوگ کیسے اجتہاد کریں گے؟ انہیں تو نماز پڑھنی بھی نہیں آتی، سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے ان کی زبان اٹکتی ہے، قرآن کی سورتوں کے نام انہیں یاد نہیں، وغیرہا۔ اب ہر صاحبِ عقل شخص خود غور کرلے کہ ایسے لوگوں کو جعلی ڈاکٹروں کی طرح اجتہادی پریکٹس سے منع کیا جائے یا لوگوں کے دین و ایمان سے کھیلنے کے لئے دینی اجتہاد کی اجازت دی جائے؟ ہر معقول آدمی یہی جواب دے گا کہ ایسوں کو اجتہاد کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے اور یہ بالکل درست ہے کیونکہ اجتہاد، امت مسلمہ کی بہت بڑی ذمہ داری، منصب اور امانت ہے اور خداوند کریم نے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ﴾ ترجمہ: **بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو۔** (پ5، النسآء:58) اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فاذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة، قال: کیف اضاعتها؟ قال: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة ترجمہ: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ سائل نے پوچھا، امانت کیسے ضائع ہوگی؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب کوئی اہم کام (عہدہ، ذمہ داری، منصب) کسی نااہل کے سپرد کردیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ (بخاری، 1/36، حدیث:59)

اَن پڑھ خود ساختہ مجتہدین کی طرح، اجتہاد کا دروازہ ان لوگوں کے لئے بھی بند قرار دیا جاتا ہے جنہوں نے قرآن و حدیث پڑھا تو ہے مگر وہ نفس کے بندے اور خواہشات کے غلام ہیں، اُن کا اجتہاد اسلام سے دور اور خواہشات کے قریب کردیتا ہے، اُن کا ہر اجتہاد حلال و جائز کہنے کی طرف ہی جاتا ہے، اُن کے ہر اجتہاد

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

کامطلب یہی نکلتا ہے کہ سابقہ چودہ سو سال کے لوگوں نے دین غلط سمجھا اور آج ہم دین کو صحیح سمجھ رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی اجتہاد کے حوالے سے نااہل ہیں۔ ایسے لوگوں کی نااہلیت سمجھنے کے لئے قرآن کا ذرا گہرائی سے مطالعہ کرنا پڑے گا۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّاۙ(۵۹)﴾ ”تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔“ (پ16، مریم:59) اس آیت کا سیاق وسباق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں کثیر انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا منصب عطا کر کے ان پر اپنا خصوصی احسان کیا، انہیں ہدایت پر فائز کیا اور انہیں شریعت کی تشریح کے لئے منتخب کرلیا۔ ان ہستیوں کی عملی حالت و کیفیت یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کریم کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں لیکن ان کے بعد ایسے لوگ آئے جو ناخلف اور نااہل تھے اور ان کی نااہلی کی علامت یہ تھی کہ ”اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ“ ”انہوں نے نمازوں کو ضائع کیا“ اور ”وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ“ ”نفس کی خواہشات کی پیروی کو اپنی زندگی بنالیا“ تو فرمایا، ”فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّاۙ(۵۹)“ ”تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔“ ”غَیّ“ جہنم کی ایک وادی بھی ہے اور سرکشی کو بھی عربی میں ”غَیّ“ کہا جاتا ہے۔

اب یہاں پر آیات کا مربوط بیان دیکھیں کہ پہلے کاملین کا تذکرہ فرمایا، جو کتابِ الٰہی سن کر روتے اور سجدے کرتے ہیں یعنی نہایت باعمل ہیں لیکن پھر بتایا کہ ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے بے عملی کو شِعار بنایا کہ نمازیں برباد کیں، خواہشات کے غلام بنے اور اسی بے عملی و بدعملی کی زندگی میں پڑے رہے تو یہ لوگ سیدھے راستے سے بہکنے، بھٹکنے والے اور جہنم کا ایندھن ہیں۔

اب قرآن کی روشنی میں ہم اپنے زمانے کے لوگوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ ہمارے یہاں جو پرچون کی طرح گلی گلی اجتہاد کی دکان کھولنے کی بات کرکے پھر خود ہی شوقِ اجتہاد پورا کرنے لگتے ہیں یا کسی حکومتی بلڈنگ میں بھاری الاؤنس لے کر بیٹھنے والوں کو اجتہاد کی اجازت دینے کی باتیں کرتے ہیں، ان سب کی ایک ہفتے کی زندگی دیکھ لیں، وہ پروفیسرز ہوں یا مفکر کہلانے والے، عالمی اسکالر کا لقب رکھنے والے یا دنیاوی پڑھے لکھے افراد، اخبار میں کالم کے ایک دو صفحے لکھ دینے والے یا دو چار کتابوں کے مصنفین، زیادہ تر اجتہاد کی بات یہی کرتے ہیں، ان سب کے ایک ہفتے کی عملی حالت چیک کرلیں کہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ **”اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ“ یعنی ”انہوں نے نمازیں ضائع کیں“** کے پکے عامل ہوں گے اور **”اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ“ ترجمہ: ”انہوں نے خواہشات کی پیروی کی۔“** کا کامل نمونہ نظر آئیں گے۔

سال 2002ء کے بعد کی بات ہے کہ ایک صاحب اجتہاد کی بہت زیادہ باتیں کرتے تھے حتی کہ ان کے انٹرویو وغیرہ بھی اس موضوع پر میگزینوں میں کبھی کبھار چھپتے تھے۔ ان صاحب کا اجتہاد یہاں تک پہنچا ہوا تھا کہ تھوڑی بہت شراب پی لینا بھی ان کے نزدیک کوئی اتنا مسئلہ نہیں تھا، ان کے نزدیک شراب پینا بھی اجتہادی مسئلہ ہی تھا۔ بعد میں پتہ لگا کہ وہ موصوف خود بھی دو چار چسکیاں لگالیتے تھے۔

توجناب، یہ ہیں وہ حضرات جن کے متعلق علما فرماتے ہیں کہ ایسوں کے لئے اجتہاد کا دروازہ بند ہے اور جہاں تک حقیقی اور اہل علماء کا تعلق ہے تو وہ آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتہاد کرتے ہیں، جو نئے مسائل پیش آتے ہیں ان پر غوروفکر کرکے ان کے حل تلاش کرتے ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں جو اسلامک بینکنگ چل رہی ہے، کیا یہ پورا نظام امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ یا سیدنا امام شافعی رضی اللہُ عنہما یا ہدایہ و فتح القدیر کے مصنفین جعل اللہ مقامھما فی اعلی علیین نے بیان فرمایا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسلامک بینکنگ اور اس کے مربوط و منظم طریقۂ کار کے اجتہادی استخراج و استنباط کا سہرا آج کے زمانے کے اہلِ اجتہاد علماء ہی کے سر پر سجا ہوا ہے۔ ملائیشیا، انڈونیشیا، قطر، بحرین، عمان، دبئی کے علماء ہی نے اسلامی بینکنگ کی بنیاد رکھی اور اسے عملی طور پر کامیاب کرکے دکھایا، پھر پاکستان کے متعلقہ لوگوں نے ان ہی ممالک کے علماء کی اتباع میں مزید کام کیا۔

(جاری ہے)